GLOBAL SEERAH FORUM

Come towards *Uswa e Hasana*

نبی کریم ﷺ اور رمضان

A PROPHETIC GUIDE TO RAMADAN

حافظ احمد یوسف

(Founder of Global Seerah Forum)

نبی کریم ﷺ اور رمضان

(A Prophetic Guide to Ramadan)

By

Hafiz Ahmed Yousuf

(Founder of Global Seerah Forum)

First Published February 2025

Published by

Seerah Publications

انتساب

اس کاوش کو اپنے والدین کے نام کرتا ہوں

جن کی شفقت، محبت، محنت، اعتماد اور دعاؤں کے باعث

میں اس قابل ہو سکا

پیش لفظ

الحمد للہ کتاب "نبی کریم ﷺ اور رمضان" اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے اور یہ "Global Seerah Forum" کی پہلی اشاعتی کاوش ہے۔ اس کتاب کو شائع کرنے کا مقصد لوگوں کو نبی کریم ﷺ کے رمضان المبارک سے متعلق معمولات کے بارے میں آگاہی دینا ہے تاکہ وہ اس کے مطابق رمضان المبارک کا مہینہ گزار سکیں۔ اور اس مقصد کو مزید مؤثر بنانے کے لیے Ramadan Tracker بھی تیار کیا گیا ہے جسے روزانہ پُر (Fill) کر کے ان تمام معمولات پر بہ آسانی عمل کیا جا سکتا ہے اور اپنا محاسبہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو امت کے حق میں نفع مند بنائے اور Global Seerah Forum سے جڑے تمام احباب کے لیے صدقہ جاریہ کا ذریعہ بنائے اور ہمیں آئندہ بھی ایسی کاوشیں کرتے رہنے اور نبی کریم ﷺ کی سیرت کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

حافظ احمد یوسف

(Founder of Global Seerah Forum)

نبی کریم ﷺ اور رمضان

رمضان المبارک کے قیمتی شب و روز گزارنے کے لیے سب سے بہتر طریقہ وہ ہے جو نبی کریم ﷺ نے اختیار فرمایا کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کی رضا سے بھی واقف ہیں اور رمضان کی اہمیت سے بھی۔ پھر نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ

«إذا سَلِمَ رمضانُ سَلِمَتِ السَّنةُ»

یعنی جس کا رمضان اچھا گزرے اس کا مکمل سال اچھا گزرتا ہے۔

(شعب الایمان:۳۷۰۸)

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ رمضان کو بہتر طور پر گزارنا کتنا ضروری ہے۔ لہذا اگر ہم رمضان المبارک کو اچھے انداز سے بالخصوص نبی کریم ﷺ کے انداز سے گزار لیں تو ان شاء اللہ ہمارا پورا سال ترتیب سے اور خیر و برکت کے ساتھ گزرے گا۔

نبی کریم ﷺ کا رمضان سے تعلق

رمضان المبارک کے روزے دو ہجری میں فرض ہوئے جس کے بعد تقریبا ۹ مرتبہ آپ علیہ السلام کی زندگی میں رمضان آیا۔ لیکن حضور ﷺ کا رمضان سے تعلق اس سے پہلے کا ہے بلکہ اعلان نبوت سے بھی پہلے کا ہے۔ ابن اسحق روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اعلان نبوت سے قبل سال میں ایک ماہ کے لیے غار حرا عبادت کے لیے تشریف لے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ مہینہ آگیا جس میں اللہ تعالی نے آپ کو اعلان نبوت فرمانے کا حکم دیا تھا اور وہ مہینہ کوئی اور نہیں بلکہ وہ مہینہ رمضان کا مہینہ تھا۔ (سیرت ابن ہشام:۱/ ۲۱۹)

نبی کریم ﷺ کے رمضان المبارک سے قبل کے معاملات

نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کی آمد سے پہلے رمضان کے لیے خاص تیاریاں (Arrangements) فرماتے جو کہ درج ذیل ہیں:

ا۔ رمضان المبارک کے حصول کے لیے دعا فرماتے

نبی کریم ﷺ رمضان المبارک سے کتنی محبت فرماتے کہ آپ رجب کے آغاز ہی سے ان کلمات کے ذریعے رمضان کو حاصل کرنے کی دعا شروع فرما دیتے:

«اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ، وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ»

یعنی اے اللہ ہمارے لیے رجب اور شعبان میں برکتیں عطا فرما اور ہمیں رمضان المبارک کا مہینہ عطا فرما۔(الدعاء للطبرانی:۹۱۱)

۲۔ شعبان سے ہی رمضان کی تیاری فرماتے

نبی کریم ﷺ رمضان کی تیاری کے طور پر شعبان کے مہینے سے ہی عمل میں اضافہ فرما دیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

«وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ»

یعنی جتنے روزے آپ شعبان میں رکھتے میں نے کسی مہینے میں اس سے زیادہ روزے رکھتے آپ کو نہیں دیکھا۔(صحیح بخاری:۱۸۶۸)

جس طرح کسی اہم کام سے قبل اس کی مشق (Practice) کی جاتی ہے اسی طرح نبی کریم ﷺ بھی رمضان میں عبادات کو اچھی طرح بجالانے کے لیے شعبان ہی سے اس کی تیاری شروع فرما دیتے۔ اور آپ کو اس کی حاجت ہرگز نہ تھی بلکہ یہ تو امت کی

تعلیم کے لیے تھا۔

۳۔ شعبان کا چاند دیکھنے کا خاص اہتمام فرماتے

رمضان کی تیاری کے لیے نبی کریم ﷺ شعبان کے چاند کو دیکھنے کا بھی خاص طور پر اہتمام فرماتے۔ اور نہ صرف خود سے اہتمام فرماتے بلکہ حکم بھی فرماتے کہ شعبان کے چاند کا بھی خیال رکھو کیونکہ رمضان کے چاند کا دارومدار بھی شعبان کے چاند پر ہی ہے۔ سنن ابو داؤد کی روایت میں آتا ہے:

«كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ»

یعنی رسول اللہ ﷺ جتنا خیال شعبان کے چاند کا فرماتے اتنا کسی دوسرے مہینے کا نہ فرماتے۔ (سنن ابو داؤد: ۲۳۲۵)

نبی کریم ﷺ جتنے روزے شعبان میں رکھتے اس سے زیادہ کسی اور مہینے میں نہ رکھتے، اسی طرح جتنا خیال آپ شعبان کے چاند کا رکھتے اتنا کسی دوسرے مہینے کا نہیں رکھتے۔ یہ دونوں روایات بتارہی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی رمضان کی طرف رغبت غیر معمولی تھی۔

4۔ رمضان سے پہلے خطبہ ارشاد فرماتے

نبی کریم ﷺ رمضان کے لیے کس قدر تیاری فرماتے اس کا اندازہ آپ کے خطبہ رمضان سے لگایا جا سکتا ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ماہِ شعبان کے آخری دن ہمیں رمضان کی عظمت و فضیلت سے متعلق خطبہ ارشاد فرمایا جو کچھ یوں ہے:

- يا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ اے لوگو! تمہارے پاس عظیم اور

شَهْرٌ عَظِيمٌ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ
برکت والا مہینا آیا۔

- شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ
وہ مہینا جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

- جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً، وَ قِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا
اس کے روزے اللہ تعالی نے فرض کیے اور اس کی رات میں قیام (سنّت) ہے۔

- مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ، وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ
جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض ادا کیا اور جس نے اس میں فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دنوں میں ۷۰ فرض ادا کیے۔

- وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ، وَشَهْرٌ يُزَادُ فِي رِزْقِ الْمُؤْمِنِ
یہ مہینا صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ مہینا مُوَاسات (یعنی غمخواری اور بھلائی) کا ہے اور اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔

- مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ، وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ
جو اِس میں روزہ دار کو افطار کرائے اس کے گناہوں کو معاف کر دیا جائے

مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ

گا اور اس کو جہنم سے آزاد کر دیا جائے گا اور اِس اِفطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا۔

- قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يُفْطِرُ الصَّائِمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يُعْطِي اللّٰهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ، وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ

صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے ہر شخص استطاعت نہیں رکھتا کہ وہ روزہ افطار کروائے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالی یہ ثواب تو اس شخص کو بھی دے گا جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کروائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلایا ، اس کو اللہ تعالی میرے حوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہو گا، یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے۔

- وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ، وَ أَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَآخِرُهُ عِتْقٌ

یہ وہ مہینا ہے کہ اِس کا اول (یعنی ابتدائی دس دن) رحمت ہے اور اس

مِنَ النَّارِ	کا اوسط (یعنی درمیانی دس دن) مغفرت ہے اور آخر (یعنی آخری دس دن) جہنّم سے آزادی ہے۔
• فَاسْتَكْثِرُوا فِيهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ، خَصْلَتَانِ تُرْضُونَ بِهَا رَبَّكُمْ، وَخَصْلَتَانِ لَا غِنَى لَكُمْ عَنْهُمَا	اِس مہینے میں چار باتوں کی کثرت کرو، ان میں سے دو ایسی ہیں جن کے ذریعے تم اپنے ربّ کو راضی کروگے اور بقیہ دو ایسی ہیں جو تمہارے لیے ضروری ہے
• فَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تُرْضُونَ بِهَا رَبَّكُمْ: فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَتَسْتَغْفِرُونَهُ	پس وہ دو باتیں جن کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کروگے وہ یہ ہیں: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه کی گواہی دینا اور استغفار کرنا۔
• وَأَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنَى لَكُمْ عَنْهُمَا فَتَسْأَلُونَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَتَعُوذُونَ بِهِ مِنَ النَّارِ	جبکہ وہ دو باتیں جو تمہارے لیے ضروری ہیں وہ یہ ہیں: اللہ تعالی سے جنت طلب کرنا اور جہنم سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرنا۔

(شعب الایمان:۳۶۰۸)

اس خطبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کی

عظمت اور اس کے فضائل بیان فرماتے تاکہ دل اس مبارک مہینے میں عبادت کی طرف زیادہ سے زیادہ راغب ہو۔ اس خطبہ رمضان سے حاصل ہونے والے چند اہم عملی نکات یہ ہیں:

- روزہ، تراویح اور دیگر نیک اعمال کی پابندی کرنا
- مسلمان بھائیوں کے ساتھ بھلائی کرنا
- روزہ داروں کو افطار کروانا
- لا الہ الا اللہ کا ورد اور استغفار کی کثرت کرنا
- جنت طلب کرنے اور جہنم سے پناہ مانگنے کی دعا کرنا

نبی کریم ﷺ کے رمضان المبارک کے ابتدائی معاملات

رمضان المبارک کی آمد پر نبی کریم ﷺ کی کیا کیفیت (Feelings) ہوتی؟ اور آپ اس موقع پر کیا اعمال فرماتے؟ ذیل میں ملاحظہ ہوں:

۱۔ رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر خاص دعا پڑھنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

«كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَأَى هِلَالَ رَمَضَانَ قَالَ: هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ»

یعنی جب نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کا چاند دیکھتے تو آپ فرماتے: بھلائی اور ہدایت کا چاند (یہ آپ تین مرتبہ فرماتے)، میں اس ذات پر ایمان لایا جس نے تجھے تخلیق فرمایا۔ (الدعاء للطبرانی:۹۰۶)

۲۔ رمضان المبارک کو خوش آمدید کہنا

نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آنے پر خوشی کا اظہار فرماتے اور رمضان کا استقبال کرتے ہوئے اسے خوش آمدید کہتے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رمضان کی آمد کے موقع پر آپ فرماتے:

«أَتَاكُمْ شَهْرُ رَمَضَانُ، أَتَاكُمْ سَيِّدُ الشُّهُورِ، فَمَرْحَبًا وَأَهْلا بِشَهْرِ مَصَحَّةٍ وَأَجْرٍ وَخَيْرٍ، وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، تُغَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ، وَتَنْزِلُ فِيهِ الرَّحْمَةُ ، وَتُبْسَطُ فِيهِ التَّوْبَةُ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ، وَتُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ»

یعنی لوگوں تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا، مہینوں کا سردار آیا، ہم ایسے مہینے کو خوش آمدید کہتے ہیں جو اصلاح کرنے والا ہے، اجر و خیر والا ہے، یہ صبر کا مہینہ ہے، اس میں شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے، اس میں رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، اس مہینے میں توبہ کو قبول کیا جاتا ہے، اس میں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ (جزء بانتخاب ابی طاھر:۱۹)

۳۔ رمضان المبارک کے آغاز پر خاص دعا فرمانا

رمضان المبارک کی ساعات کس قدر اہمیت کی حامل ہیں، اس کا اندازہ نبی کریم ﷺ کی اس دعا سے ہوتا ہے کہ جب رمضان کا آغاز ہوتا تو آپ اپنے رب کے حضور یہ خاص دعا فرماتے کہ:

«اللَّهُمَّ سَلِّمْنِي لِرَمَضَانَ، وَسَلِّمْ رَمَضَانَ لِي، وَتَسَلَّمْهُ مِنِّي مُتَقَبَّلًا»

یعنی اے اللہ مجھے رمضان کے لیے اور رمضان کو میرے لیے سلامت رکھ، اور میری اس مہینے میں عبادات کو قبول فرما۔ (الدعاء للطبرانی: ۹۱۳)

یعنی اس مہینے عبادات کی کثرت کی خاطر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے خاص طور پر صحت و تندرستی کا سوال کرتے اور اس دعا میں امت کے لیے بھی یہ تعلیم ہے کہ رمضان میں زیادہ سے زیادہ عبادات کی جائیں۔

۴۔ صحابہ کرام کو رمضان المبارک کی مبارکباد دینا

جب رمضان المبارک کا آغاز ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ان الفاظ کے ساتھ مبارکباد دیتے:

«أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ، فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ، لِلّٰهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ»

یعنی اے صحابہ تمہارے پاس رمضان کا برکت والا مہینہ آیا ہے، اللہ تعالی نے اس کے روزے تم پر فرض فرمائے ہیں، اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے۔ اللہ کی قسم اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس کی بھلائیوں سے محروم رہا تو پس وہ محروم رہا۔ (سنن نسائی: ۲۱۰۶)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک کی آمد پر مبارکباد بھی

دینی چاہیے۔

۵۔رمضان المبارک کی آمد پر محتاط ہونا

نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کی ہر ساعت کو بہت قیمتی سمجھتے لہذا اس مہینے حق اللہ کی ادائیگی میں ادنی سی کمی کو بھی آپ ناپسند فرماتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

«كَانَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ»

یعنی جب رمضان المبارک کا آغاز ہوتا تو نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارکہ کا رنگ تبدیل (سرخ) ہو جاتا۔ (جامع الصغیر:۹۸۷۷)

اور اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ اس چیز سے خوف محسوس فرماتے کہ اس مہینے میں کوئی ایسی صورتحال نہ پیش آجائے جس کی وجہ سے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی حق ادا نہ کر سکوں۔ (فیض القدیر:٦٦٨١)

ایک طرف نبی کریم ﷺ کا رمضان کو لے کر یہ رویہ ہے کہ آپ محتاط ہو جاتے کہ اللہ تعالی کے حق میں کوئی کمی یا کوتاہی نہ ہو جائے جبکہ آپ کی ذات سے تو یہ تصور بھی محال ہے۔ اور ایک طرف ہم ہیں جو رمضان کی مبارک ساعتیں بھی غفلت میں گزار دیتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے اس ادا میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ رمضان کی ہر ایک ساعت عبادتِ الٰہی کی نذر کی جائے۔

نبی کریم ﷺ کے پورا رمضان جاری رہنے والے معاملات

رمضان المبارک کے وہ خاص معمولات جنہیں نبی کریم ﷺ پورا رمضان

مستقل طور پر بجالاتے، درج ذیل ہیں:

ا۔ تلاوتِ قرآن کا اہتمام اور کثرت

رمضان اور قرآن پاک کا تعلق بہت گہرا ہے کیونکہ قرآن پاک کا نزول اسی مہینے میں ہوا۔ گوکہ نبی کریم ﷺ پورا سال ہی قرآن پاک کی تلاوت فرماتے لیکن رمضان المبارک کے مہینے میں آپ اس کا اہتمام اور کثرت فرماتے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

«كان جبريل يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ»

یعنی حضرت جبریل علیہ السلام رمضان کی راتوں میں نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لاتے تو آپ ان سے قرآن پاک کا دور فرماتے یعنی انہیں قرآن پاک سناتے اور ان سے سنتے۔ (صحیح بخاری:۳۰۴۸)

اس حدیث پاک سے اندازہ ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان المبارک میں تلاوتِ قرآن کا کس قدر اہتمام فرماتے کہ جبریل امین ہر رات آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ نہ صرف انہیں قرآن سناتے بلکہ ان سے بھی سنتے۔ اور جس سال آپ نے اس دنیا سے پردہ فرمایا اس سال آپ نے دو مرتبہ دور فرمایا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

« إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي القُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي العَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلاَ أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي»

یعنی جبریل ہر سال مجھ سے ایک مرتبہ قرآن پاک کا دور کرتے اور اس سال

انہوں نے دو مرتبہ دور کیا، جس سے میں یہ سمجھا ہوں کہ میرے وصال کا وقت قریب ہے۔(صحیح بخاری:۳۴۲۶)

۲۔صدقہ و خیرات کی کثرت

نبی کریم ﷺ سب سے بڑھ کر سخی ہیں۔اور رمضان المبارک میں آپ کی سخاوت میں اور بھی اضافہ ہو جاتا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

«فَلَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ أَجْوَدُ بِالخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ المُرْسَلَةِ»

یعنی رمضان المبارک میں جب جبریل امین آپ کے پاس ہر رات حاضر ہوتے تو (آپ کی سخاوت میں اضافہ ہو جاتا اور) آپ تیز ہوا سے بھی زیادہ تیزی سے اللہ کی راہ میں مال خرچ فرماتے۔(صحیح بخاری:۳۲۲۰)

سنن ترمذی کی روایت میں آتا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

«صَدَقَةٌ فِي رَمَضَانَ»

یعنی وہ صدقہ جو رمضان میں کیا جائے۔(سنن ترمذی:۶۶۳)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک میں نبی کریم ﷺ نے نہ صرف خود کثرت سے صدقہ و خیرات فرمایا بلکہ امت کو اس کی ترغیب بھی دلائی۔

۳۔دعاؤں کی کثرت

دعا ایسی اہم عبادت ہے جس کے ذریعے بندے کا رب سے تعلق مضبوط ہوتا

ہے۔ لیکن آج ہماری اکثریت اسے اہمیت نہیں دیتی۔ رمضان المبارک میں نبی کریم ﷺ کے خاص معمولات میں سے ایک دعا بھی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

«كَانَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ وَابْتَهَلَ فِي الدُّعاءِ»

جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو آپ دعاؤں میں زیادہ عاجزی اور کثرت فرماتے۔(جامع الصغیر:۹۸۷۷)

اس حدیث میں واضح طور پر رمضان المبارک میں دعا کی کثرت کا ذکر ہے۔ مزید یہ کہ اگر نبی کریم ﷺ کے ابتدائے رمضان سے انتہائے رمضان تک کے معمولات کو دیکھا جائے تو ہمیں ہر جگہ دعا ہی نظر آتی ہے۔ رمضان کے آنے سے قبل بھی آپ دعا فرمارہے ہیں، رمضان کے آغاز پر بھی آپ دعا فرمارہے ہیں، خطبہ رمضان میں بھی آپ دعا کی تلقین فرمارہے ہیں، آخری عشرے کا خاص عمل جو آپ نے امت کو دیا وہ بھی دعا ہے اور افطار کے وقت بھی آپ امت کو دعا کی تعلیم فرمارہے ہیں۔

۴۔ قیام اللیل کا اہتمام اور ترغیب

چوتھا عمل جو رمضان المبارک میں نبی کریم ﷺ مستقل فرماتے وہ ہے قیام اللیل یعنی نمازِ تراویح۔ آپ رمضان کی راتوں میں ۲۰ رکعات قیام اللیل (نمازِ تراویح) کا اہتمام فرماتے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

«أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ»

یعنی رسول اللہ ﷺ رمضان کی راتوں میں بیس رکعات اور وتر ادا فرماتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ:۷۹۰۲)

نبی کریم ﷺ نے قیام اللیل کی ترغیب دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا:

«مَنْ قَامَ رَمَضَانَ، إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»

یعنی جس نے رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ اور ثواب اور اللہ تعالی کی رَضا حاصل کرنے کے لیے قیام کیا تو اس کے پچھلے تمام صغیرہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (صحیح بخاری:۳۷)

تراویح کی نماز بیس رکعات ہیں اور یہ سنت مؤکدہ ہے یعنی اس کو ادا کرنا ضروری ہے۔ مذکورہ حدیث کے علاوہ دیگر دلائل سے بھی یہ بات ثابت ہے۔ صحابہ کرام، تابعین، اکابر آئمہ اور ہر زمانے کے علمائے کرام کا اسی پر تعامل رہا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے آخری عشرے کے معمولات

رمضان المبارک کا پورا مہینہ ہی خاص ہے لیکن اس کا آخری عشرہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ نبی کریم ﷺ کے آخرے عشرے سے متعلق کچھ منفرد معمولات درج ذیل ہیں:

۱۔ آخری عشرے میں بہت زیادہ عبادت فرماتے

نبی کریم ﷺ یوں تو سارا سال ہی عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے لیکن رمضان المبارک اور بالخصوص اس کے آخری عشرے میں بہت زیادہ عبادت فرماتے۔ روایات میں یہاں تک آتا ہے کہ آخری عشرے میں آپ عبادت کے لیے کمر کس لیتے یعنی بہت زیادہ عبادت فرماتے۔ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

«كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، مَا لَا يَجْتَهِدُ

فِي غَيْرِهِ»

یعنی رسول اللہ ﷺ آخری عشرے میں جتنی عبادت فرماتے، اتنی اور دنوں میں نہ فرماتے۔(صحیح مسلم:۱۱۷۵)

۲۔آخری عشرے میں پوری رات جاگتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے

آخری عشرے کے معمولات سے متعلق نبی کریم ﷺ کا ایک بڑا دلچسپ طریقہ ملتا ہے کہ آپ آخری عشرے میں جہاں خود پوری رات جاگتے وہیں اپنے اہلِ خانہ کو بھی جگاتے۔ صحیح مسلم ہی کی روایت ہے:

«كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ، أَحْيَا اللَّيْلَ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ، وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَر»

یعنی جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو نبی کریم ﷺ پوری رات جاگتے اور اپنے اہلِ خانہ کو بھی جگاتے اور آپ عبادت کے لیے کمر کس لیتے۔ (صحیح مسلم:۱۱۷۴)

نبی کریم ﷺ کے اس عمل میں ہمارے لیے بھی یہ سبق ہے کہ ہم بھی آخری عشرے میں اپنے گھر والوں کو عبادت کی طرف راغب کریں اور اپنا بھی زیادہ سے زیادہ وقت عبادت میں صرف کریں۔

۳۔شبِ قدر کو تلاش فرماتے

رمضان المبارک کا آخری عشرہ سب سے خاص ہے اور اسی عشرے میں شبِ قدر بھی ہے جس میں قرآن پاک کا نزول ہوا اور قرآن پاک کی نص کے مطابق شبِ قدر

ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یہ رات چونکہ قدر والی رات ہے اسی لیے اسے تلاش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس رات کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا۔ بلکہ آپ نے خود بھی اس رات کو تلاش فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:

«إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ. أَلْتَمِسُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ. ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ. ثُمَّ أُتِيتُ. فَقِيلَ لِي: إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ»

یعنی میں نے پہلے عشرے کا اعتکاف کیا تاکہ لیلۃ القدر کو حاصل کر سکوں۔ پھر دوسرے عشرے کا اعتکاف کیا۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ وہ آخری عشرے میں ہے۔

(صحیح مسلم:۱۱۶۷)

یعنی شب قدر کی تلاش کے لیے آپ نے اعتکاف فرمایا اور گویا اعتکاف کا مقصد ہی شبِ قدر کی تلاش قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں بھی آخری عشرے میں شب قدر کی تلاش کے لیے کوشاں رہنا چاہیے اور ہو سکے تو اعتکاف کے ذریعے اس مبارک رات کے حصول کی کوشش کرنی چاہیے۔

۴۔اعتکاف فرماتے

رمضان المبارک کے آخری عشرے کی سب سے خاص عبادت اعتکاف ہے اور نبی کریم ﷺ ہر سال اعتکاف فرماتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

«كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ»

یعنی نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف فرمایا کرتے

تھے۔(صحیح بخاری:۱۹۲۱)

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

«أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ العَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ»

یعنی نبی کریم ﷺ اپنے وصال تک رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فرماتے رہے، پھر اس کے بعد آپ کی ازواج بھی اعتکاف فرماتی۔

(صحیح بخاری:۱۹۲۲)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا، فَاعْتَكَفَ عِشْرِينَ فِي العَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ»

یعنی نبی کریم ﷺ ہر سال آخری عشرے کا اعتکاف فرماتے اور جس سال آپ نے وصال فرمایا اس سال آپ نے دو عشروں کا اعتکاف فرمایا۔(صحیح بخاری: ۴۷۱۲)

ان احادیث سے بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اعتکاف کس قدر اہم عبادت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر سال پابندی کے ساتھ فرماتے۔

۵۔ لیلۃ القدر میں قیام اور دعا فرماتے

لیلۃ القدر چونکہ بہت خاص رات ہے لہذا یہ جاننا بھی بے حد ضروری ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ رات کیسے گزارتے اور آپ نے یہ رات کس طرح گزارنے کا حکم فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اگر

میں لیلۃ القدر کو پالوں تو اس میں کیا پڑھوں ؟ تو آپ نے فرمایا کہ اس طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو:

«اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي»

یعنی اے اللہ تو معاف فرمانے والا ہے، معافی کو پسند فرماتا ہے پس مجھے معاف فرما۔(سنن ترمذی:۳۵۱۳)

معلوم ہوا کہ یہ دعا شب قدر کا بہت خاص عمل ہے۔ اور شب قدر کا دوسرا خاص عمل قیام اللیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

«مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»

یعنی جس نے لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور اپنا احتساب کرتے ہوئے قیام (عبادت) کیا اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔(صحیح بخاری:۱۸۰۲)

نبی کریم ﷺ کے رمضان المبارک کے چند دیگر معمولات

عبادات کے علاوہ رمضان المبارک سے متعلق نبی کریم ﷺ کے چند معمولات درج ذیل ہیں:

۱۔روزے میں مسواک فرماتے

مسواک منہ کی نظافت و طہارت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور نبی کریم ﷺ کی ایک اہم سنت ہے جسے آپ نے روزے کے دوران بھی اختیار فرمایا۔ عبد اللہ بن عامر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو روزے کی حالت میں مسواک فرماتے ہوئے دیکھا۔(سنن ابوداؤد:۲۳۶۴)

اور نبی کریم ﷺ نے نہ صرف خود روزے کی حالت میں مسواک کی بلکہ اس کی ترغیب بھی دی۔ آپ فرماتے ہیں:

«مِنْ خَيْرِ خِصَالِ الصَّائِمِ السِّوَاكُ»

یعنی روزہ دار کی بہترین عادت مسواک کرنا ہے۔(سنن ابن ماجہ:۱۶۷۷)

۲۔روزے میں ٹھنڈک حاصل فرماتے

روزے کی حالت میں نبی کریم ﷺ کا ایک پیارا طرزِ عمل یہ بھی تھا کہ گرمی یا پیاس کے باعث آپ ٹھنڈک حال کرنے کے لیے اپنے سر پر پانی ڈالتے۔ ایک صحابی رسول بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے لیے جاتے ہوئے راستے میں نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو روزہ کھولنے کا حکم دے دیا(یعنی روزہ توڑنے کا) لیکن نبی کریم ﷺ نے خود روزہ رکھا۔ اور راستے میں عرج کے مقام پر میں نے دیکھا کہ:

«يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ، وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ، أَوْ مِنَ الْحَرِّ»

یعنی گرمی یا پیاس کی وجہ سے نبی کریم ﷺ اپنے سر اقدس پر پانی ڈال رہے ہیں۔(سنن ابو داؤد:۲۳۶۵)

گرمیوں کے موسم میں عموما لوگ یہ عمل کرتے ہیں لہذا اب جب بھی یہ عمل کیا جائے تو نبی کریم ﷺ کی اس ادا کو بھی یاد کر لیا جائے۔

۳۔قیدیوں کو آزاد فرماتے

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

«كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَطْلَقَ كُلَّ أَسِيرٍ»

یعنی جب رمضان کا مہینہ آتا تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہر قیدی کو آزاد فرماتے۔

(شعب الایمان:۳۳۵۷)

اسی طرح خطبہ رمضان سے متعلق صحیح ابن خزیمہ کی روایت میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں کہ:

«مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ، وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ»

یعنی جو اس مہینے اپنے غلام پر کام میں تخفیف اور نرمی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا اور اسے جہنم سے آزاد فرمادے گا۔ (صحیح ابن خزیمہ:۱۸۸۷)

آج کے دور میں غلام تو نہیں پائے جاتے لیکن ماتحت کام کرنے والے افراد ضرور ہوتے ہیں لہذا اس حدیث کی روشنی میں چاہیے کہ رمضان کے مہینے میں ماتحت کام کرنے والے افراد پر کام کا زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے اور انہیں کسی نا کسی طرح آسانی اور تخفیف دی جائے۔ جیسے کام کا دورانیہ کم کر دیا جائے وغیرہ۔

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی روزے سے متعلق تعلیمات

روزہ اسلام کا تیسرا بنیادی اور اہم رکن ہے اور یہ رمضان المبارک کی سب سے اہم عبادت ہے لہذا ضروری ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی روزے سے متعلق تعلیمات کو جانا جائے تاکہ روزے کے ثمرات و برکات کامل طور پر حاصل ہوں۔ اس ضمن میں تین احادیث درج ذیل ہیں:

سنن نسائی کی حدیث ہے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں:

«الصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا»

یعنی روزہ آدمی کے لیے ڈھال کا کام دیتا ہے جبکہ وہ اسے پھاڑ نہ ڈالے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی غیبت نہ کرے۔(سنن نسائی:۲۲۳۳)

صحیح بخاری کی حدیث ہے آپ فرماتے ہیں:

«وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ، فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ»

یعنی اگر کوئی روزہ دار سے روزے کی حالت میں جھگڑا کرے یا گالی دے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے بس اتنا جواب دے کہ میں روزے سے ہوں۔(صحیح بخاری:۱۷۹۵)

صحیح بخاری کی ایک اور حدیث میں آپ فرماتے ہیں:

«مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ»

یعنی جو بری بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ پاک کو اس کی کچھ حاجت نہیں کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔(صحیح بخاری:۱۸۰۴)

ان تینوں احادیث میں یہ بات مشترک (common) ہے کہ زبان کی حفاظت کی جائے۔روزے کی حالت میں نہ غیبت کی جائے، نہ زبان سے لڑائی جھگڑا کیا جائے، نہ گالی دی جائے اور نہ ہی کوئی اور بری بات کی جائے۔یعنی ان تینوں احادیث میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم روزے کا یہ ادب بیان فرمارہے ہیں کہ اس عبادت میں اپنی زبان پر خاص طور پر قابو رکھنا ہے۔اور جب زبان پر قابو رکھنے یعنی کوئی بری بات نہ کہنے پر اس قدر زور ہے تو اندازہ کیجیے کہ کوئی برا عمل کرنا کس قدر مذموم ہو گا۔لہذا روزے میں جہاں ہم پیٹ

پر قابو رکھتے ہیں وہیں بالخصوص زبان پر اور جسم کے دیگر اعضاء پر قابو رکھنا بھی بہت زیادہ ضروری ہے ورنہ روزے کی حلاوت نصیب نہیں ہو گی۔

قرآن پاک میں اللہ تعالی نے تقوی کے حصول کو روزے کا مقصد قرار دیا ہے۔ تقوی کہتے ہیں فرائض کو بجالانا اور حرام سے اجتناب کرنا۔ روزہ تقوی اس طرح پیدا کرتا ہے کہ روزے میں ایک بندہ مؤمن اللہ تعالی کے حکم سے حرام کے ساتھ ساتھ حلال (کھانے پینے وغیرہ) سے بھی بچتا ہے تو روزہ بندے کو یہ احساس دلاتا ہے کہ جس رب کے حکم پر آج ہم ایک محدود وقت کے لیے حلال کو بھی ترک رہے ہیں اسی رب کے حکم پر ہم نے ہمیشہ کے لیے حرام سے بچے رہنا ہے۔ تو یوں روزے میں حلال سے رکنے کی بھی قوت پیدا ہو جاتی ہے جو حرام سے بچنے میں معاون و مددگار ثابت ہوتی ہے اور تقوی حاصل ہوتا ہے۔

لیکن اگر کوئی شخص روزے میں بھی برائیوں سے نہ بچ سکے، روزے میں بھی حرام کاموں میں مبتلا رہے تو اس کا حلال (کھانے پینے وغیرہ) سے بچنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس کا فرض تو ادا ہو جائے گا لیکن جو روزہ کا مقصد ہے وہ اسے نہیں پا سکے گا۔

نبی کریم ﷺ کی سحری

روزہ رمضان المبارک کی سب سے اہم عبادت ہے اور روزہ کا نکتہ آغاز ہے سحری۔ سحری محض کھانے پینے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک بہت مبارک عمل ہے کیونکہ اس کے ذریعے ایک اہم فریضے کی ابتداء ہوتی ہے۔

۱۔ سحری کی فضیلت

نبی کریم ﷺ نے سحری کو «الغداء المبارك» یعنی صبح کی بابرکت غذا قرار دیا ہے۔(سنن ابو داؤد: ۲۳۴۴)

۲۔ سحری کی اہمیت

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ»

یعنی ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزے کے درمیان سحری تناول کرنے کا فرق ہے۔(صحیح مسلم:۱۰۹۶)

۳۔ سحری کی ترغیب

ایک صحابیِ رسول بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس وقت آپ سحری فرمارہے تھے تو آپ نے فرمایا:

«إِنَّهَا بَرَكَةٌ أَعْطَاكُمُ اللّٰهُ إِيَّاهَا فَلَا تَدَعُوهُ»

یعنی سحری سراپا برکت ہے اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصا تمہیں عطا فرمائی ہے لہذا اسے نہ چھوڑا کرو۔(سنن نسائی:۲۱۶۲)

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ:

«السَّحُورُ أَكْلُهُ بَرَكَةٌ، فَلَا تَدَعُوهُ، وَلَوْ أَنْ يَجْرَعَ أَحَدُكُمْ جُرْعَةً مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ»

یعنی سحری پوری کی پوری برکت ہے پس تم اسے نہ چھوڑو چاہے یہی ہو کہ تم

پانی کا ایک گھونٹ پی لو۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کرنے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔(مسند احمد:۱۱۰۸۶)

اندازہ کیجیے کہ سحری کس قدر اہمیت ہے کہ ایک گھونٹ پانی سے ہی سہی لیکن سحری کی جائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالی کے فرشتے سحری کرنے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بغیر سحری کے روزہ رکھنا کمال نہیں ہے بلکہ سحری کرنا اصل کمال ہے۔

۴۔ سحری کا فائدہ

نبی کریم ﷺ نے جہاں سحری کرنے کی اہمیت اور ترغیب ارشاد فرمائی وہیں سحری کا ظاہری فائدہ بھی بیان فرمایا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«اسْتَعِينُوا بِطَعَامِ السَّحَرِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ، وَبِقَيْلُولَةِ النَّهَارِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ»

یعنی روزہ رکھنے کیلئے سحری کھا کر قوت حاصل کرو اور دن میں قیلولہ (یعنی آرام) کر کے رات کی عبادت کیلئے طاقت حاصل کرو۔(المستدرک علی الحاکم:۱۵۵۱)

۵۔ سحری میں تاخیر

نبی کریم ﷺ سحری تاخیر سے فرماتے اور آپ نے امت کو بھی سحری تاخیر سے کرنے کا حکم دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت زید نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سحری کی پھر وہ آپ کے ساتھ نماز کے

لیے چل دیے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ان کی سحری اور نماز میں کتنا وقفہ تھا تو آپ نے فرمایا پچاس آیات کی تلاوت کی مقدار کے برابر۔ (صحیح مسلم:۱۰۹۷)

یعنی اس میں اشارہ ہے کہ آپ نے سحری تاخیر سے فرمائی۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا:

«تَسَحَّرُوا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ»

یعنی سحری رات کے آخری حصے میں کرو۔ (معجم الکبیر:۳۲۲)

سحری میں تاخیر کا حکم دینے میں یہ حکمت بھی نظر آتی ہے کہ جتنی تاخیر سے سحری ہوگی بھوک اور پیاس برداشت کرنے کا دورانیہ اتنا ہی کم ہوگا۔

۶۔ سحری میں کھجور تناول فرماتے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سحری کے وقت نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے انس میرا روزہ رکھنے کا ارادہ ہے لہذا کچھ کھانے کے لیے لے آؤ۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نے کچھ کھجوریں اور پانی آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ (سنن الکبری:۲۴۸۸)

صرف یہی نہیں بلکہ آپ نے کھجور کو بہترین سحری قرار دیا۔ آپ فرماتے ہیں:

«نِعْمَ سَحُورُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ»

یعنی مؤمن کے لیے بہترین سحری کھجور ہے۔ (صحیح ابن حبان:۱۷۲۰)

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مطابق

«رُبَّمَا لَمْ يَكُنْ إِلا تَمْرَتَيْنِ»

یعنی نبی کریم ﷺ کی سحری اکثر صرف دو کھجوروں پر مشتمل ہوتی۔

(مسند ابو یعلی:۴۶۷۹)

نبی کریم ﷺ کی سحری کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ آپ:

- سحری اہتمام سے فرماتے۔
- سحری میں تاخیر فرماتے۔
- سحری کھجور سے فرماتے۔
- زیادہ تر دو کھجور تناول فرماتے۔

نبی کریم ﷺ کی افطاری

افطاری روزے کی تکمیل کرتی ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ افطاری کے بھی آداب جانے جائیں۔

۱۔ افطار میں تعجیل

حضرت عبد اللہ بن ابو اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر کیا رمضان کے مہینے میں، جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال سواری سے اترو اور ہمارے لیے ستو تیار کرو۔ حضرت بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بھی تو دن باقی ہے تو آپ نے پھر فرمایا: اے بلال سواری سے اترو اور ہمارے لیے ستو تیار کرو۔ تو وہ اترے ستو تیار کیا اور نبی کریم ﷺ نے اسے پیا۔ پھر آپ نے فرمایا:

«إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَا هُنَا، وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ

الصَّائِمُ»

یعنی جب ادھر سے سورج غروب ہو جائے اور ادھر سے رات آجائے تو روزہ دار افطار کرلے۔(صحیح مسلم:۱۱۰۱)

اس حدیث سے اندازہ ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جیسے ہی سورج غروب ہونے کا علم ہوتا آپ فوراافطار فرمالیتے اور تاخیر نہیں فرماتے۔ آپ کا یہ عمل امت کے لیے بھی نمونہ ہے بلکہ آپ نے یہاں تک فرمایا:

«لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ»

یعنی جب تک لوگ افطار میں تعجیل (جلدی) کریں گے تب تک لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے۔(صحیح بخاری:۱۸۵۶)

۲۔افطار کے وقت دعا

افطار کا وقت روزہ دار کے لیے بہت خاص ہے اور یہ وقت دعاؤں کی قبولیت کا وقت ہے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

«إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ لَدَعْوَةً مَا تُرَدُّ»

یعنی افطار کے وقت روزہ دار کی دعارد نہیں کی جاتی۔(سنن ابن ماجہ:۱۷۵۳)

لہذا نبی کریم ﷺ کا خود بھی یہ معمول تھا کہ آپ افطار کے وقت دعا فرماتے اور وہ یہ دعا یہ ہے:

«اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ»

یعنی اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی عطا کردہ رزق سے

افطار کیا۔(سنن ابو داؤد:۲۳۵۸)

یہاں یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ افطار کی دعا افطار کے بعد کرنی چاہیے۔

۳۔دعوتِ افطار میں شرکت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کی نبی کریم ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے تو وہ آپ کے لیے روٹی اور زیتون لائے تو نبی کریم ﷺ نے اسے کھایا۔ پھر آپ نے ان سے فرمایا: تمہارے یہاں روزہ داروں نے افطار کیا، نیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھایا اور تم پر ملائکہ نے رحمت نازل فرمائی۔

(سنن ابو داؤد:۳۸۵۴)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ افطار کی دعوت بھی قبول فرماتے تھے۔

۴۔نبی کریم ﷺ کی افطاری

نبی کریم ﷺ افطار میں کیا پسند فرماتے، اس حوالے سے ہمیں مختلف روایات میں چند چیزیں ملتی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں:

«كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ»

یعنی نبی کریم ﷺ نماز سے پہلے تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے، تر کھجوریں نہ ہوتیں تو چند خشک کھجوروں سے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چلّو پانی

پیتے۔(سنن ترمذی:٦٩٦)

ایک روایت میں آتا ہے:

«كَانَ يُسْتَحَبُ إِذَا أَفْطَرَ أَنْ يُفْطِرَ عَلىٰ لَبَنٍ»

یعنی نبی کریم ﷺ دودھ کے ساتھ افطار کرنا پسند فرماتے۔(کنزالعمال:١٨٠٧٥)

كانَ يُحِبُّ أَنْ يُفْطِرَ عَلَى ثَلَاثِ تَمَرَاتٍ أَوْ شَيْءٍ لَمْ تُصِبْهُ النَّارُ

یعنی نبی کریم تین کھجوروں کے ساتھ افطار پسند فرماتے اور افطار میں ایسی چیز پسند فرماتے جو آگ کے ذریعے نہ پکی ہو۔(جامع الصغیر: ١٠٠١٣)

نبی کریم ﷺ کی افطاری کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ آپ:

- افطار جلدی فرماتے۔
- افطار کے بعد دعا فرماتے۔
- افطار کی دعوت قبول فرماتے۔
- زیادہ تر افطار کھجور اور پانی سے فرماتے۔

GLOBAL SEERAH FORUM

is commited to **spread** the **knowledge** and enlightenment about the life and **teaching** of **Prophet Muhammad ﷺ**

OUR AIM

is to spread well-structured and educational content about the life of the prophet ﷺ to better understand his teaching.

OUR MISSION

is to inspire and create a community dedicated to live in accordance with the teachings and examples of the prophet ﷺ for a better world

Globalseerahforum

FOR ANY QUERY:
+92 327 2350895